قومی اسمبلی میں
شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے
سوالات
اور وزراء کے
جوابات

قومی اسمبلی کے حالیہ سیشن میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے وقفہ سوالات کے ہے ملک کے کئی دینی، معاشرتی، سماجی اہم مسائل پر سوالات اٹھائے۔ اور اس طرح حق بات پہنچانے کی سعی کی۔ متعلقہ وزراء کی طرف سے اس کے جوابات بلاتبصرہ اور مولانا مدظلہ کے سوالات یہاں دئے جا رہے ہیں ان میں سے کچھ سوال و جواب اخبارات میں بھی آچکے ہیں۔ ہم اسے اسمبلی سیکرٹریٹ کے مرتب کردہ ریکارڈ سے یہاں دے رہے ہیں۔ بعض اہم ترین سوالات مسترد کر دئے گئے جو الگ دئے جا رہے ہیں۔

★

قومی لباس

سوال ۱۱۱ ۔ مورخہ ۲۹ر اگست ۔ ۱۹۷۲ء

کیا وزیر شعبہ عملہ براہ کرم بتائیں گے ۔

(الف) کیا قوم میں سادگی پیدا کرنے کیلئے حکومت کا سرکاری افسروں کے لباس تبدیل کرنے کا پروگرام ہے ۔ ؟

(ب) آیا ایسی کوئی تجویز زیر غور ہے ۔ ؟

جواب :۔ منتقل ہو گیا ۔ دوسرے نمبر کے تحت آرہا ہے ۔

اردو قومی زبان

سوال ۱۲۸ مورخہ ۳۰ر اگست ۔ ۱۹۷۲ء

کیا وزیر تعلیم یہ بیان فرمائیں گے ۔ کہ اگر اردو پاکستان کی قومی زبان قرار دی جا چکی ہے ۔ اور

قومی سطح پر حکومت اس فیصلے پر عمل درآمد کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے۔؟

جواب عبدالحفیظ پیرزادہ :- اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری آئین بابت ۱۹۷۲ء کی دفعہ ۲۶۷ (۱) اردو کو ایک قومی زبان کا مرتبہ عطا کرتی ہے۔ اردو کو ترتیب کے ساتھ اور سہل طور پر بالآخر سرکاری ذریعہ اظہار میں بدلنے کے کام کو آسان کرنے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان میں کراچی میں ترقی اردو بورڈ قائم کرنے اور لاہور میں مرکزی ترقی اردو بورڈ بنانے کا خاص طور پر ذکر کیا جا سکتا ہے۔ اردو میں سائنسی اور فنی و تکنیکی کتابیں شائع کرنے، نیز اردو اور دوسری پاکستانی زبانوں میں دولسانی لغات تیار کرنے کا بنیادی فریضہ انجام دینے کے علاوہ مؤخر الذکر کرنے اردو کی ٹائپ مشینوں کے لئے ایک جامع کلیدی تختہ ترتیب دینے کا بنیادی کام بھی پورا کیا ہے۔ بورڈ کے انتظام کے تحت چلائی جانے والی اردو مختصر نویسی اور ٹائپ کرنے کی کلاسوں میں اب تک ۸۰۰ اردو مختصر نویس اور ٹائپ کنندگان تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ اور حال ہی میں طلباء کے داخلے کی گنجائش دگنی کر دی گئی ہے۔ وزارت قانون نے حال ہی میں ان تمام سرکاری بلوں کا اردو ترجمہ شائع کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ جو قومی اسمبلی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ نیز عبوری آئین کا اردو ترجمہ پہلے ہی بازار میں دستیاب ہے۔

قادیانیت ۔۔ ربوہ

سوال ۱۴۹ ۔ ۳۱ر اگست ۔ ۱۹۷۲ء

کیا وزیر تعلیم یہ بیان فرمائیں گے۔ کہ عوام میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ نئی تعلیمی پالیسی کے باوجود ربوہ میں سکول اور کالج کو حکومت اپنی تحویل میں نہیں لے رہی ہے۔ اور انہیں اس سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔؟

جواب۔ عبدالحفیظ پیرزادہ :- جی نہیں!۔

ٹیلی ویژن

سوال ۱۵۸ ۔ ۳۱ر اگست ۔ ۱۹۷۲ء

کیا وزیر اطلاعات و نشریات ازراہ کرم یہ ارشاد فرمائیں گے۔ کہ آیا یہ حقیقت ہے۔ کہ غیر ملکی عریاں تصویریں ٹیلی ویژن پر پیش کی جاتی ہیں۔؟

جواب، کوثر نیازی :- جی نہیں!

ریڈیو

سوال نمبر ۱۸۷ ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء

کیا وزیر اطلاعات و نشریات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ہفتہ میں کل کتنے گھنٹے ریڈیو سے پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔؟

(ب) اسلامی فکر اور تعلیمات کی تبلیغ کے لئے ہفتہ میں کل کتنے گھنٹے مخصوص کئے گئے ہیں۔

جواب، کوثر نیازی:۔ (الف) داخلی نشریات : ہفتہ وار ۸۰۱ گھنٹے ۲۰ منٹ

بیرونی نشریات : ؍؍ ۸۲ گھنٹے ۲۰ منٹ

(ب) مذہبی نشریات ۱۰٫۵ گھنٹے اوسط کے لحاظ سے ہر ہفتہ

بشمول ۴ گھنٹے ۵ منٹ بیرونی نشریات

ضمنی سوال:۔ اس موضوع پر کئی ضمنی سوالات کئے گئے ایک سوال مولانا نے یہ کیا کہ گھر گھر میں ٹی وی کی نمائش لہو ولعب میں شامل نہیں۔ تو جواب یہ دیا گیا کہ اس کا فتویٰ وہ علماء دے سکتے ہیں جو ٹی وی پر پروگرام پیش کرتے ہیں۔ (نوائے وقت)

قادیانی اوقاف

سوال نمبر ۱۵۱ ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء

کیا وزیر حج و اوقاف ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا اوقاف اور حج کے شعبہ کے دائرہ کار میں قادیانی جماعت کے اوقاف نہیں آتے؟ اگر ایسا ہے۔ تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔؟

(ب) کیا حکومت کے پاس اس سلسلے میں کوئی اقدامات کرنے کی تجویز ہے۔؟

جواب، کوثر نیازی:۔ (الف) مرکزی وزارت اوقاف کے پاس کوئی وقف نہیں ہے۔ تمام اوقاف صوبائی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں یہ سوال مرکزی حکومت سے غیر متعلق ہے۔

سود

سوال نمبر ۲۱۹ ۔ ۲ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر مالیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ: (الف) آیا شمال مغربی سرحدی صوبہ کی حکومت

کی طرح وفاقی حکومت بھی مرکزی قرضوں کو کلی دیرنروی طور پر بلاسود کرنے کی کسی تجویز پر غور کر رہی ہے۔؟

(ب) آیا حکومت کے پاس ملک کو سودی معاشرہ سے نجات دلانے کا کوئی منصوبہ ہے۔؟

جواب، ڈاکٹر مبشر حسن :- (الف) جی نہیں۔

(ب) جی ہاں۔

تعطیلِ جمعہ

سوال ۲۴۹۔ ۴ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیرِ داخلہ ازراہِ کرم ارشاد فرمائیں گے۔ کہ کیا شمال مغربی سرحدی صوبے کی حکومت نے اتوار کی بجائے جمعہ کو چھٹی کرنے کی کوئی تجویز پیش کی ہے۔؟

جواب، عبدالقیوم خان وزیرِ داخلہ : جی ہاں۔

ضمنی سوال :- مولانا عبدالحق ــــ صاف الفاظ میں یہ بتایا جائے کہ مرکزی حکومت اس تجویز کو منظور کر رہی ہے، یا نامنظور۔؟

وزیرِ داخلہ ــــ مولانا صاحب ! بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ دو تین ہفتوں سے ایوان میں زیرِ بحث ہے۔ تو جب تک معزز ایوان کی رائے سامنے نہ آئے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

مولانا عبدالحق ــــ کیا یہ یقین رکھا جائے کہ یہ بحث پایۂ تکمیل تک پہنچ بھی سکے گی۔؟

وزیرِ داخلہ ــــ معزز ایوان کو یقین کرنا چاہیئے کہ ایسے اچھے کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا سکے گا۔

قومی لباس

سوال ۲۶۴ ۔ ۴ ستمبر ۱۳۹۲ھ

کیا وزیرِ داخلہ ازراہِ کرم بیان فرمائیں گے۔ کہ :

(الف) آیا حکومت کے پاس سرکاری افسروں کے لباس کو بدلنے کا کوئی پروگرام ہے۔ تاکہ قوم کو سادگی کی طرف مائل کیا جا سکے۔؟

(ب) آیا ایسی کسی تجویز پر غور ہو رہا ہے۔؟

جواب، عبدالقیوم وزیرِ داخلہ :- (الف ، ب) جی نہیں۔ سرکاری ملازمین کے لئے سادہ زندگی بسر کرنے کے بارے میں موجودہ ہدایات کافی تصور کی جاتی ہیں۔

اساتذہ کے مسائل

سوال ۲۲۷ - ۷ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر تعلیم و صوبائی رابطہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے، کہ:

(الف) آیا وہ اس بات سے باخبر ہیں۔ کہ ملک بھر کے اساتذہ اپنے حقوق کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔؟

(ب) آیا حکومت اسکول اور کالج کے اساتذہ کو تنخواہوں کیلئے اسکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز

(پ) ان مراعات کی تفصیل بیان کی جائے، جو تعلیمی اصلاحات کی رو سے اساتذہ کو دی جائیں گی۔ اور جو حکومت کے زیر غور ہیں۔؟

جواب، عبدالحفیظ پیرزادہ:۔ (الف) جی ہاں، حکومت کو اساتذہ کے مسائل کا علم ہے۔

(ب) اب کم و بیش اساتذہ کی تنخواہوں کے پیمانے ان کے بالمقابل سرکاری کیڈروں کی تنخواہوں کے برابر ہیں۔ بہرحال اس سلسلہ میں حکومت کے اعلان کردہ قومی تنخواہ کے پیمانوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اگر اساتذہ کیلئے نقصان دہ کوئی سنگین تضادات یا عدم یکسانیت پائی گئی۔ تو صورت حال کی اصلاح کیلئے مناسب ہم آہنگی پیدا کی جائے گی۔

(پ) تعلیمی پالیسی کے تحت اساتذہ کے لئے حسب ذیل سہولتیں رکھی گئی ہیں۔

۱۔ اساتذہ کے تعلیمی پروگرام کی از سر نو تنظیم کے ذریعہ تعلیم اساتذہ کو وسیع کیا جائے گا۔

۲۔ تعلیم اساتذہ کے نظام کو اس طرح مرتب کیا جائے گا۔ کہ اداروں میں مطالعہ تعلیم کو ایک مضمون کی حیثیت سے رائج کر کے تربیت یافتہ اساتذہ کی افرادی قوت کی اضافی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

۳۔ خواتین اساتذہ کی تعداد کو ہر سطح پر بالخصوص ابتدائی سطح پر بڑی حد تک بڑھایا جائے گا۔

۴۔ نجی سکولوں اور کالجوں کے قومیائے جانے کے بعد ان کے اساتذہ کی تنخواہوں اور دیگر شرائط ملازمت میں بالآخر سرکاری اداروں میں اپنے بالمقابل لوگوں کے برابر ہو جائیں گے۔

۵۔ نجی سکولوں اور کالجوں کے قومیائے جانے کے موقع پر ان کے ایسے عملہ کو جو پوری طرح تعلیمی قابلیت کا حامل نہیں ہے۔ ایک معقول عرصہ کے اندر اندر مطلوبہ تعلیمی قابلیت حاصل کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

۶۔ اساتذہ کو ملک کے اندر مزید تعلیم جاری رکھنے کیلئے چھٹی فراخدلی سے دی جائے گی۔

۷۔ اساتذہ کو رہائشی سہولتیں دینے کیلئے بڑے پیمانے پر بلاکرایہ مکانات کی تعمیر شروع کی جائیگی۔
۸۔ اساتذہ کی بھرتی کے قواعد کو آسان بنایا جائے گا۔
۹۔ سول سروس اور فنانس سروس کی موجودہ اکیڈمیوں کے طرز پر اساتذہ اور تعلیمی منصوبہ بندوں، منتظموں کیلئے اکیڈمی قائم کی جائے گی۔
۱۰۔ موزوں پس منظر، تجربہ اور صلاحیت رکھنے والے اساتذہ کو مختلف انتظامی اور مشاورتی سرکاری کیڈروں میں ملازمت کا موقع دیا جائے گا۔

ضمنی سوال، مولانا عبدالحق :۔۔۔ خاندانی منصوبہ بندی کے بارہ میں ایک ضمنی سوال پر مولانا عبدالحق صاحب نے دریافت کیا :

جناب سپیکر صاحب! قدرت نے مشرقی پاکستان کی شکل میں ساڑھے سات کروڑ افراد ہم سے جدا کر دئے۔ کیا سات کروڑ افراد کم ہونے کے بعد اب کروڑوں روپے خرچ کر کے مزید آبادی کم کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ لاکھوں روپے لگا کر بھی دو چار بچے ہی کم کئے جاسکیں گے۔ کیا خدا ہمیں عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا۔ جبکہ اس کا ارشاد ہے : لئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ کیا خدا ہمیں اور کم نہیں کرے گا۔

۔۔۔۔ اس کے بعد وزیر صحت اور علماء حضرات کے درمیان ظریفانہ نوک جھونک رہی۔ مولانا نے دوبارہ اٹھ کر فرمایا :

سپیکر صاحب! گذارش یہ ہے کہ کیا ۲۵ لاکھ روپے رقم اس مقصد پر خرچ کرنا اسلامی نقطہ نظر سے جائز ہے حضورؐ کا ارشاد تو یہ ہے کہ توالدوا وتناسلوا فانی اباھی بکم الامم۔

سپیکر :۔۔۔ ڈس الاوڈ (DIS ALLOWED) اسکی اجازت نہیں۔

علاقائی مسائل

سوال، ۳۹۵ ۸ر ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر مواصلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل نوشہرہ میں نظام پور کا دور دراز اور پہاڑی علاقہ جو کہ ۳۲ دیہات پر مشتمل ہے۔ مکمل طور پر ذرائع مواصلات سے محروم ہے۔ (ب) کیا حکومت اس علاقہ میں ٹیلیفون لائن لگانا چاہتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ۔۔۔

جواب، غلام مصطفیٰ جتوئی :۔ جی نہیں، یہ حقیقت نہیں ہے۔ نظام پور کے پہاڑی علاقے میں ڈاک و تار کی مناسب سہولیات موجود ہیں۔ نظام پور خاص میں ایک "کمبائنڈ پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف آفس"

ہے۔ اور ملحقہ علاقوں میں ۸ تک ذیلی ڈاکخانہ جات ہیں۔ علاقہ کے نئے ڈاک پشاور و راولپنڈی ریلوے روٹ پر واقع نوشہرہ ریلوے اسٹیشن سے لائی اور لے جائی جاتی ہے۔ جو کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی یومیہ چلنے والی موٹر میل سروس کے ذریعہ نظام پور کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ تمام کے تمام ذیلی ڈاکخانہ جات بھی یومیہ پیادہ ڈاکیوں کے ذریعے اپنے اپنے سب آفسوں کے ساتھ ملایا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں! ٹیلی فون کی لائنوں کو نظام پور تک بڑھانا بہرحال معاشی عوامل پر منحصر ہوگا۔

سوال نمبر ۳۹۶ ، ۸ر ستمبر ۱۹۷۲ء

(الف) کیا وزیر مواصلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے۔ کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اکوڑہ خٹک تحصیل نوشہرہ کا ٹیلیفون ایکسچینج روزانہ دن کے ۲ سے ۴ بجے تک اور رات کے ۱۱ بجے سے صبح ۷ بجے تک بند رہتا ہے۔ اور عوام کیطرف سے درخواستوں کے باوجود اس کا اب تک کوئی نوٹس نہیں لیا گیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو حکومت کیا کارروائی کرنے کی تجویز رکھتی ہے۔؟

(ب) چونکہ اکوڑہ خٹک ایکسچینج میں صرف ایک لائن ہے، جو اسے نوشہرہ سے ملاتی ہے۔ کیا اکوڑہ خٹک کو پشاور یا راولپنڈی سے ملانے کے لئے کوئی لائن لگائی جائے گی۔؟

جواب ___ غلام مصطفےٰ جتوئی :- اکوڑہ خٹک میں پچاس لائنوں کا ایک ایکسچینج دن میں چودہ گھنٹوں کے لئے کھلا رہتا ہے۔ سات بجے تا دو بجے اور چار بجے تا گیارہ بجے۔ کنکشنوں کی تعداد نو ہے۔ لہٰذا چوبیس گھنٹے تک کھلا رکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مسئلہ کی از سر نو جانچ کی جا رہی ہے۔

سوال نمبر ۳۹۷ ۔ ۸ر ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر مواصلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے۔ کہ سال رواں کے دوران تحصیل نوشہرہ میں کتنے ٹیلیفونی سلسلے اور ٹیلیفون ایکسچینج لگائے جائیں گے۔؟

جواب، غلام مصطفےٰ جتوئی :- اس وقت نوشہرہ تحصیل میں دو ٹیلیفون ایکسچینج ہیں۔ ایک نوشہرہ میں اور دوسرا اکوڑہ خٹک میں۔ موجودہ سال میں کسی نئے ٹیلیفون ایکسچینج کے کھولے جانے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔ مندرجہ بالا ٹیلیفون ایکسچینجوں میں سے دئے جانے والے مزید ٹیلیفونوں کا انحصار مانگ پر ہوگا۔

★

ثقافتی طائفہ

سوال ۴۱۴ ۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۷۲ء

(الف) کیا وزیر مالیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا ماریشش اور دوسرے ممالک کے دورہ پر ثقافتی طائفہ بھیجا گیا ہے۔

(ب) اس طائفہ کے لئے زرمبادلہ کی کتنی رقم منظور کی گئی ہے۔

(پ) ملک کے اندرون طائفوں پر کتنی رقم خرچ کی جاتی ہے۔

(ت) یحییٰ خان کے دورِ حکومت کے آخری ایام میں ایک گلوکارہ کو ٹوکیو بھیجنے میں کتنی رقم صرف ہوئی۔

(ٹ) ان طائفوں سے ملک کو کیا فائدہ پہنچا ہے۔

جواب، عبدالحفیظ پیرزادہ :— (الف) جی ہاں۔

(ب) ۶۹۰۰ روپے

(پ) ۳۷۷۱۰۰ روپے

(ت) ۹۲۷۵۶ روپے

(ٹ) اپنی خارجہ ثقافتی پالیسی کے حصہ کے طور پر پاکستان دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ ثقافتی معاہدے کرتا رہا ہے۔ نیز اس نے ان پر عمل بھی کیا ہے۔ ان معاہدوں کا مقصد تعلیم سائنس کھیل کود اور ثقافت کے میدانوں میں باہمی تبادلہ ہوتا ہے۔ تاحال ہم ۲۷ ثقافتی معاہدات طے کر چکے ہیں۔ اور متعدد دیگر معاہدات پر اسوقت بات چیت ہو رہی ہے۔ بلیشتر ثقافتی معاہدوں میں ایک دفعہ مشترک اور یہ ثقافتی وفود طائفوں کے باہمی تبادلوں کے بارے میں ہے۔ طائفوں کے باہمی تبادلوں کا زیادہ تر مقصد متعلقہ عوام کی طرز زندگی اور دلی امنگوں و آرزوؤں کے براہ راست علم کے ذریعے مختلف ممالک کے مابین بہتر مفاہمت و واقفیت پیدا کرنا اور تعلقات کو مستحکم کرنا ہوتا ہے۔

اسلام کی تبلیغ

سوال ۴۸۸ ۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۷۲ء

(الف) کیا وزیر قانون ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ کیا ملک و بیرون ملک میں اسلام کی تبلیغ و ترویج کیلئے کچھ کیا گیا ہے۔ اگر کیا گیا ہے تو اس کی تفصیل —؟

جواب، محمود علی قصوری :— جی ہاں! موجودہ مالی سال کے دوران مبلغ .... ۰ روپے ادارہ تحقیقات اسلامی کو کتب و رسائل کی اشاعت کیلئے تعین کئے جا چکے ہیں۔ یہ رقم ابھی تک خرچ نہیں کی گئی۔

مندرجہ بالا رقم کے علاوہ مبلغ ۳۰۷۰۰ روپے کی رقم اسلام کی تبلیغ اور دیگر اسلامی مقاصد کے لئے تعین کی جاچکی ہے، جسکی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) برسیلز میں اسلامی مرکز کے لئے امدادی رقم۔	۲۰۰۰ روپے
(۲) لندن میں مسلمانوں کے قبرستان کیلئے امدادی رقم۔	۲۹۰۰ "
(۳) روم، اٹلی میں اسلامی مرکز کیلئے امدادی رقم۔	۳۹۰۰ "
(۴) واشنگٹن کی مسجد کیلئے امدادی رقم	۶۹۳۰۰ "
(۵) نیویارک میں اسلامی مرکز کیلئے امدادی رقم	۱۱۶۰۰ "
(۶) لندن کی واکنگ مسجد کے امام کی تنخواہ اور مسجد کی نگہداشت کیلئے	۴۶۲۰۰ "
(۷) برمنگھم کی مسجد کی تعمیر کیلئے امدادی رقم	۱۳۸۶۰۰ "
(۸) آسٹریلیا میں کینبرا کی مسجد کیلئے سالانہ امدادی رقم	۱۳۹۰۰ "

طب یونانی

سوال ۴۷۴: ۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر صحت وسماجی بہبود بیان فرمائیں گے۔ کہ:

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ دیسی طب کے مسائل پر پیشہ ورانہ مشورہ دینے کے لئے وزارت صحت میں کوئی ماہر نہیں ہے۔؟

(ب) کیا وزیر صحت اس بات کے لئے تیار ہیں کہ طبیبوں کی ایک مستقل کمیٹی بنائی جائے، جو حکومت کو پیشہ ورانہ مشورہ دے۔؟

جواب الشیخ محمد رشید:۔ جی نہیں! یہ وزارت صحت وسماجی بہبود میں ایک الگ اکائی ہے جو کلیتاً یونانی، آیوویدک، اور ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے تعلق رکھنے والے معاملات سے نمٹتی ہے، یونانی اور آیوویدک طریقہ علاج کا ایک بورڈ بھی ہے۔ اور جب اور جیسے ضرورت پڑے، ان پیشوں سے متعلق مسائل پر ان کا مشورہ لیا جاتا ہے۔

(ب) یونانی اور آیوریدک طریقہ علاج کا ایسا کوئی بورڈ موجود نہیں جس کا مشورہ تمام تکنیکی مسائل پر لیا جائے۔ یہ ممتاز طبیبوں اور ویدوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے یہ ضروری نہیں۔ حکومت کو پیشہ ورانہ مشورہ دینے کیلئے طبیبوں کی ایک مستقل کمیٹی تشکیل کی جائے۔

★

سوال ۵۷۴۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر صحت وسماجی بہبود بیان فرمائیں گے کہ حکومت مختلف طریقہ ہائے علاج جیسے ایلوپیتھی طب، ویدک وغیرہ پر کس قدر رقم خرچ کی جاتی ہے۔ اور ہر طریقہ پر الگ مصارف کی تفصیل کیا ہے۔؟

جواب: شیخ محمد رشید:- ایلوپیتھی اور دیگر طریقہ ہائے علاج پر وفاقی حکومت ...۵۸۵۳۵ روپے خرچ کر رہی ہے۔ ۷۳-۱۹۷۲ء کے میزانیہ کے مطابق ہر طریقہ علاج پر مصارف کی تفصیل درج ذیل ہے:

طریقہ علاج	مصارف (ہزاروں میں)
۱۔ ایلوپیتھی	۵۸۳۹۸/۷ روپے
۲۔ طب	
۳۔ آیورویدک	
۴۔ ہومیوپیتھی	۱۳۶/۳ روپے

شراب

سوال ۵۳۸۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۷۲ء

کیا وزیر تجارت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا غیر ممالک سے شراب درآمد کی جارہی ہے اگر کی جارہی ہے تو ۱۹۴۷ء سے اب تک ہر سال زرمبادلہ کی صورت میں کتنا خرچ آیا۔

جواب: جے۔ اے رحیم:- جی ہاں! درآمد کا ایک گوشوارہ ایوان کی میز پر پیش کیا جاتا ہے۔

پاکستان کے اسپیند ر..اں سے ۱۹۵۳ء سے ۱۱ مئی ۱۹۷۲ء تک شراب کیلئے جاری کئے جانے والے لائسنسوں کا گوشوارہ:

سال	روپے (لاکھوں میں)
۵۳-۱۹۵۴ء	۱۴/۴۸
۵۴-۱۹۵۵ء	۱۴/۰۶
۵۵-۱۹۵۶ء	۱۹/۸۱

روپے (لاکھوں میں)	سال
۲۰ ، ۳۸	۵۶ — ۱۹۵۷ء
۲۰ ، ۰۳	۵۷ — ۱۹۵۸ء
۲۰ ، ۱۵	۵۸ — ۱۹۵۹ء
۲۵ ، ۴۳	۵۹ — ۱۹۶۰ء
۲۵ ، ۴۸	۶۰ — ۱۹۶۱ء
۲۵ ، ۵۳	۶۱ — ۱۹۶۲ء
۲۳ ، ۵۳	۶۲ — ۱۹۶۳ء
۳۷ ، ۰۶	۶۳ — ۱۹۶۴ء
۳۱ ، ۴۰	۶۴ — ۱۹۶۵ء
۱۴ ، ۱۴	۶۵ — ۱۹۶۶ء
۱۴ ، ۹۴	۶۶ — ۱۹۶۷ء
۱۱ ، ۱۵	۶۷ — ۱۹۶۸ء
۱۳ ، ۰۲	۶۸ — ۱۹۶۹ء
۱۳ ، ۴۵	۶۹ — ۱۹۷۰ء
، ۰۳	۷۰ — ۱۹۷۱ء
۷ ، ۰۲	۷۱ — ۱۹۷۲ء

(۱۱ مئی ۱۹۷۲ء)

نوٹ :- ۱۹۵۳ء تک شراب کی درآمد کے علیحدہ اعداد و شمار نہیں رکھے جاتے تھے۔

عربی مدارس اور دار العلوموں کے فارغ التحصیل

سوال ۵۴۹ ۔

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے۔ کہ آیا حکومت ان سندوں کو قبول کرنے کی تجویز رکھتی ہے۔ جو شہرت یافتہ عربی سکولوں اور دار العلوم کے تعلیم یافتہ طلباء کو دی گئی ہیں۔ اگر نہیں تو اسکی وجوہات ؟

جواب، عبدالحفیظ پیرزادہ :- ان مدارس کے سرٹیفکیٹ تسلیم شدہ ہیں، جنہیں ثانوی تعلیمی بورڈ یا یونیورسٹیوں نے منظوری دی ہے۔ ان سرٹیفکیٹوں کو عام طور پہ فاضل عربی یا فاضل فارسی وغیرہ کہا جاتا ہے۔ باقی

سندات جو کہ منظور شدہ نہ ہوں، حکومت نے انہیں تسلیم نہیں کیا ہے۔ کیونکہ تسلیم کرنے کیلئے ان اداروں کو چند ضروری شرائط کو پورا کرنا چاہیئے جو کہ بورڈ یا یونیورسٹی کی طرف سے عائد ہوں۔

فری میسن تحریک

سوال ۵۹۳ - ۲۰ ستمبر ۱۹۷۲ء

(الف) کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقع ہے۔ کہ فری میسن تحریک ایک غیر اسلامی اور صیہونی تحریک ہے۔

(ب) آیا یہ امر واقع ہے کہ یہ ادارے پاکستان میں موجود ہیں۔ اور اگر یہ صحیح ہے۔ تو ان اداروں نیز ان کے ساتھ منسلک افراد کی تعداد بیان کی جائے۔؟

(پ) کیا یہ امر واقع ہے کہ فری میسن تحریک پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا مرکز ہے؟

(ت) آیا حکومت ان اداروں کی سرگرمیوں سے باخبر ہے۔؟

جواب، عبدالقیوم خان :- (الف) یہ اپنے اپنے خیال کی بات ہے۔ تاہم حکومت کے پاس اس الزام کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں۔

(ب) جی ہاں! مغربی پاکستان میں تقریباً ۲۰ میسانک لاج ہیں۔ اور ان کے ۷۰ اراکین ہیں۔

(پ) اس مبینہ حقیقت کا حکومت کو علم نہیں۔

(ت) جی ہاں! اگر حکومت کو معقول ثبوت کے ساتھ فری میسن کی کوئی متعصبانہ حرکت نظر آئی۔ تو اس کے خلاف یقیناً مناسب کارروائی کرے گی۔

ضمنی سوال :- ۱۴ اگست ۱۹۷۲ء (حلف وفاداری کے بعد دستخط کرتے وقت)

مولانا عبدالحق :- جناب جبتک مستقل آئین نہیں بنتا ہے کیا یہ حلف اس وقت تک کیلئے ہے جو میں نے ابھی اٹھایا ہے۔؟

مسٹر چیئرمین :- اب تو آپ دستخط کریں۔

ضمنی سوال۔ مولانا عبدالحق :- اگر ایک پانی کا گندہ قطرہ کسی کنویں میں پڑ جائے تو سارا کنواں گندہ ہو جاتا ہے اگر ٹی وی اسٹیشن سے تھوڑے وقت کیلئے درس قرآن ہو جاتا ہے اور زیادہ حصہ وقت کا لہو ولعب میں صرف ہوتا ہے تو میرے خیال میں اس سے تلاوت قرآن مجید کا فائدہ ختم ہو جاتا ہے۔

مسٹر سپیکر :- مولانا! اس سوال کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

سوال ۲۰۸ پر ضمنی سوال۔ ۱۷ر ستمبر ۱۹۷۲ء

مولانا عبدالحق :۔ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ پاکستان کی ۸۵ فیصد آبادی دیہات کی ہے، اجینی کی تقسیم جو ہو رہی ہے اس میں دیہات اور شہروں میں کوئی فرق تو نہیں۔ اگر ہے تو اسلامی نقطۂ نظر سے کیا یہ امتیاز غلط تو نہیں۔؟

ڈپٹی سپیکر :۔ یہ صوبائی حکومتوں کا معاملہ ہے۔

مسٹر عبدالقیوم خان وزیر داخلہ :۔ صوبائی حکومتوں کا معاملہ ہے۔ وہ چاہیں تو بڑھا سکتی ہیں۔

جبری ریٹائرڈ شدہ ملازمین

مولانا عبدالحق :۔ جن لوگوں نے ریٹائرڈ شدہ افسروں کی فہرست بنائی اور جن کے کہنے سے ان پر مارشل لاء کا ضابطہ نافذ کیا گیا۔ کیا فہرست دینے والوں سے کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔؟

سپیکر :۔ یہ تو آپ دلیل دے رہے ہیں۔

★

مسترد شدہ سوالات

سوالات — جن کا جواب نہ دینا بھی منہ بولتا جواب ہے

قومی اسمبلی کے وقفۂ سوالات کے لئے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے کئی ایک اہم دینی، ملی، سماجی اور اخلاقی امور سے متعلق سوالات داخل دفتر کئے ان میں سے چند اہم ترین سوالات کو جناب سپیکر یا ڈپٹی سپیکر نے اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے نام سے مسترد کر دیا اور انہیں جوابات دینے کی فہرست سے نکالا گیا۔ ان میں سے کئی سوالات خود اپنی زبانی زندہ جوابات ہیں اور پوری ملت کے لئے ایک سوالیہ نشان — اسمبلی کے قواعد نے ان سوالات کو خاموش کرانا چاہا مگر ملک کے درو دیوار تو ان سوالات کے جوابات کیلئے سراپا سوال ہیں۔ کیا مملکت اسلامیہ پاکستان کے شہریوں کے پاس بھی ان سوالات کا جواب نہیں۔؟ (ادارہ)

بنام وزیر داخلہ، پاکستان۔ مورخہ ۳۱ر اگست ۱۹۷۲ء۔ ایس۔کیو ڈی ۱۶

۱۔ کیا وزیر داخلہ صاحب وضاحت فرمائیں گے کہ کیا یہ صحیح ہے کہ ربوہ کا پولیس اسٹیشن اور پوسٹ آفس وغیرہ قادیانیوں کے خطرناک تنظیم محکمہ امور عامہ کے کنٹرول میں ہے۔؟